

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



# چراغ امید

مصنفہ عرشی مرزا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

# ناول- چراغ امید

مصنفہ- عرشی مرزا



ہے نہیں خدا کو ضرورت

یا تو بندے کے کام

یا اپنے ہی تحائف کی

وہ کرتے ہیں اس کی

بہترین خدمت

جو برداشت کرتے ہیں

اس کا ڈالا ہلکا بوجھ

سب سے عمدہ طریقے سے

(نظم- اس کے اندھے پن پر، شاعر- جان ملٹن )

## Posted On Kitab Nagri

آج صبح سے ہی امی نے اس کا پیچھا لے لیا تھا۔ آخر کیوں نہیں سمجھتیں وہ؟ جب اس کا دل ہی نہیں چاہ رہا بڑی امی کے گھر جانے کا تو کیوں جائے؟

"یہ لڑکی پاگل ہو گئی ہے۔ تین بجے بلایا ہے انہوں نے اور اسے پرواہ ہی نہیں۔" باہر وہ بڑبڑا رہی تھیں جبکہ خود وہ کمرے میں چارپائی پر اوندھی پڑی کڑ رہی تھی۔

"نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ نہیں جاؤں گی۔" اونچی آواز میں مسلسل بولنے کے ساتھ وہ سر بھی ہلا رہی تھی۔

"ارے ان کے بھائی بھتیجے آئیں گے اور بھی مہمان ہوں گے بس تم ہی نہیں ہو گی تو بھابھی کیا سوچیں گی؟"

"میری کمی پوری کرنے کو نوشی (اس سے دو سال چھوٹی لڑکی) صبح سے وہیں گئی ہوئی ہے۔"

"ٹھیک ہے تو پھر میں بھی نہیں جاؤں گی۔" ان کے کہنے پر اس نے تکی پر سر پٹکا۔ وہ یقیناً نہیں جاتیں۔ غصے میں نہیں بلکہ ارحاکی وجہ سے۔ ویسے وہ بڑی امی کے گھر کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی مگر تین ہفتوں سے اس کے قدم رک گئے تھے۔ وجہ انکا وہ لڑکا تھا جس نے شاید اس سے دشمنی کرنے کی ٹھان لی تھی۔

کچھ دن پہلے جب وہ ان کے گھر گئی تھی تو بڑی امی نے اس کی خوب تواضع کی تھی۔ سمو سے منگوائے اور اس کے لئے انویٹر سے پنکھا چلایا گیا (کیونکہ بجلی آجکل بہت کم آرہی تھی)۔ بس ان کے نوا بزا دے بھن گئے۔

"ہم تمہارے گھر آتے ہیں تب بڑی کنجوس بن جاتی ہو (جو کہ ٹھیک بھی تھا) اور یہاں آکر کھاتے شرم نہیں آتی؟" حالانکہ اس نے یہ بات مسکرا کر چھیڑنے والے انداز میں کہی تھی۔ مگر وہ اس دن جو واپس آئی تو آج تک

## Posted On Kitab Nagri

(تین ہفتوں سے) نہیں گئی۔ آج بھی وہ نہیں جانا چاہ رہی تھی مگر امی تھیں کہ مان ہی نہیں رہی تھیں۔ آج بڑی امی نے اپنے پہلے پوتے کی پیدائش کی خوشی میں (جو کہ دو ہفتے پہلے ہوا تھا) ایک بھاری تقریب رکھی تھی جس میں سارے (سگے) رشتے داروں کو بلایا گیا تھا۔

"میرے پاس کوئی سوٹ نہیں ہے پریس کیا ہوا۔ اگر لے کر جانا ہے تو اسی حلیہ میں لے کر چلیں۔" کہتے ہیں کبھی کبھی ضد لے ڈوبتی ہے اور اس کے ساتھ بھی یہی ہونے والا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ امی اسے کبھی بھی اس حلیہ میں لے کر نہیں جائیں گی۔

"تو اٹھو تین تو نچ چکے ہیں۔" وہ خود تو بالکل تیار بیٹھی تھیں فوراً ہی کھڑی ہو گئیں۔ صبح سے اس نے چوٹی بھی نہیں باندھی تھی اور کپڑے بھی کل سے پہنے پھر رہی تھی جو کہ شکن آلودہ ہو چکے تھے۔ ناک کان میں البتہ لونگ اور سونے کے ٹاپس پڑے ہوئے تھے۔ وہ باہر آئی تو انہوں نے اس کو غور سے دیکھا ضرور مگر کچھ کہا نہیں۔ اسی محلے میں بڑی امی کا بڑا سا گھر تھا جو ایک سال پہلے ہی محلے کا سب سے شاندار گھر بن گیا تھا (کیونکہ بڑی امی نے اپنے بڑے بیٹے کی شادی پر گھر میں کافی پیسہ لگوا یا تھا) دو منزل کے مکان میں بڑی امی کا کنبہ رہتا تھا۔ ایک بہوشبانہ بڑا بیٹا نور اس سے چھوٹا (کنوارا) بیٹا غزنوی اور بیٹی عقیفہ (جو ارحاک کی ہم عمر تھی)۔ بڑے ابو گھر میں بہت کم نظر آتے تھے۔ وہ انٹر پاس تھے اور شہر کی سب سے شاندار مارکیٹ میں ان کی عالیشان کپڑوں کی دکان تھی۔ خود اس کے اپنے ابو نے انگلش لٹریچر سے ایم اے کیا تھا اور ایک پرائیویٹ انٹر کالج میں پڑھاتے تھے۔ ان کی سیلری میں گھر کا خرچ کافی سوچ سمجھ کر ہوتا تھا۔ بڑی امی کے حالات ان سے زیادہ اچھے تھے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے دو جوان بیٹے تھے جو انہیں کافی سپورٹ کرنے لگے تھے۔ اور بڑی امی کے بھائی بھی کافی اچھے تھے

## Posted On Kitab Nagri

جواپنی اکلوتی بہن کی ہر طریقے سے مدد کرتے آئے تھے۔ سننے میں تو یہ بھی آیا تھا کہ بڑی امی کی بیٹی عقیفہ کو ان کے ایک بھائی نے مانگ لیا ہے۔ (حالانکہ بات ابھی صاف نہیں ہوئی ہے) بڑی امی کو بھی تو اپنے بھائیوں سے بڑا پیار تھا (ارحاکے خیال میں) تبھی تو بڑے بیٹے انور سے بڑے بھائی کی بیٹی شبانہ بیاہ کر لے آئیں۔ (اس کی خواہش انور کو اپنا بہنوئی بنانے کی تھی اسی لئے اسے بڑی امی کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا تھا) شروع میں تو وہ ان سے کافی کجھی کجھی رہی مگر ان کی اچھی فطرت کے آگے اسے جھکنا پڑا پھر اس کی آپا یعنی اس سے دو سال بڑی سفینہ کی شادی ابھی چار ماہ پہلے ہو گئی تو سارے گلے شکوے مٹ گئے۔ اب بچا غزنوی جو کہ کافی مغرور (ارحاکے خیال میں چھچھور اور خوبصورت لڑکیوں کے آس پاس من ڈرانے والا بھنورا ہے) تو یقیناً وہ بھی اپنی ماموں کی ہی کسی حسین لاڈلی کو پٹا لے گا۔

بڑی امی کے تینوں بھائی اپنی اپنی فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ جن کی خوبصورت سیٹیاں گھیرا بنائے جال کے نیچے صحن میں بیٹھی ہنسی مذاق کرنے میں مشغول تھیں۔ چھوٹی پھوپھو بڑی پھوپھو بھی اپنے بیٹے اور بیٹیوں کے ساتھ موجود تھیں۔ اندر بڑے برآمدے میں دونوں پھوپھا، اسکے ابو اور غزنوی کے تینوں ماموں تخت، کاؤچ اور کرسیوں کو گھیرے ہوئے تھے۔ وہیں ان سے الگ ان مرد حضرات کی بیویاں جھنڈ بنائے بیٹھی تھیں۔ امی تو آتے ہی شبانا بھابھی اور تائی امی کا ہاتھ بٹانے کچن میں چلی گئیں۔ اسے شدت سے اپنے خراب حلیہ کا احساس ہوا تھا۔ نوشی بھی انھیں لڑکیوں میں بیٹھی تھی اور کافی حد تک انکے برابر خوبصورت لگ رہی تھی۔ سب سے پہلے عقیفہ نے ہی اسے دیکھا۔ وہ فوراً ہی اٹھ کر اس کے پاس آئی۔



## Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے تم آگس۔ ابھی میں خود تمہیں لینے آنے والی تھی۔ آؤ بھی کیا یہں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟" اس کے حلیہ پر شاید اس نے ابھی غور نہیں کیا تھا۔

"میں وہ۔۔۔"

"آؤ بھی۔" وہ اسے تقریباً کھیچتی ہوئی لڑکیوں کے ٹولے تک لے گئی۔ اب ساری لڑکیوں کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔

"اور بھی اِرہا کیا حال چال ہیں؟" ان ہی میں سے ایک نے پوچھا۔ وہ سب اسے جانتی تھیں۔

"بڑی دیر لگائی اپنے آنے میں۔" ایک نے یہ کہتے ہوئے ایک کرسی اسکی طرف سرکائی۔

"تم کیا یہاں صفائی کرنے آئی ہو؟" ابھی وہ انکے سوالوں کے جواب دے نہیں پائی تھی کہ وہ آدھمکا تھا جو پورا بلیک ہو رہا تھا جبکہ رنگت چاند جیسی روشن۔

"عز نئی۔۔۔" عقیفہ نے ناراضگی سے اسے ٹوکا۔ وہ اس سے ڈھائی سال چھوٹی تھی اس لئے نام لیتی تھی۔

www.kitabnagri.com

"کیا میں نے کچھ غلط کہا؟ کوئی بھی ان محترمہ کو دیکھ کر یہی کہیگا۔ ہاں تو مس ایم پی ایم۔۔۔ یہاں کیا جھاڑو برتن کرنے آئی ہیں؟" وہ باز کہاں آنے والا تھا۔ وہ اسکو اسرچڑانے کے لئے ایم پی ایم کہا کرتا تھا۔ اب اللہ جانے اسکا کیا مطلب تھا کیونکہ کافی کوشش کے باوجود وہ دونوں اسکا مطلب نہیں جان سکی تھیں۔

(بد تمیز۔۔۔ اپنی ماموزاد بہنوں کا بھی خیال نہیں۔)

## Posted On Kitab Nagri

"اگر آپکا جواب ہاں میں ہے تو برائے مہربانی تشریف لے جائیں۔ یہ ساری لڑکیاں ان کاموں کے لئے کافی ہیں۔" اسکی آخری بات پر سب ایک ساتھ چیکھیں۔ "کیا کہا؟" مگر غزنوی تو پھر غزنوی تھا۔

"ہلکے۔۔۔۔ میرے کان کے پردے بڑے نازک ہیں۔"

"غزنوی یہ اچھی بات نہیں ہے تم ارہا کی انسلٹ کر رہے ہو۔" ہمیشہ کی طرح چھوٹی پھپھو کی بڑی بیٹی نے ارہا کی سائنڈلی تھی۔

"دیکھیے نہ ذرا یہ ایسے کپڑے پہن کر آئی ہے تو ہر کوئی یہی سمجھے گا نا۔۔؟"

"میرے گھر میں چور گھس گئے تھے تمہارے چھوڑے ہوئے۔ سارے کپڑے لے گئے۔" بل آخر اس کی برداشت جواب دے ہی گئی۔

"اچھا تو تم مجھے گرفتار کروانے آئی ہو۔ تبھی تو گھر کے حلیے میں بھاگی چلی آئیں۔ سیلپر تک نہیں بدلیں۔ اس کا مطلب پولیس کو لے کر آئی ہو۔" اس کی بات پر سب ہنسنے لگی تھیں جبکہ وہ مزید تپ گئی۔

"غزنوی دیکھو تمہیں جال پر سے جھانکتے کچھ شریف بندے بلارہے ہیں۔ جاؤ یہاں سے۔" عقیفہ نے اسے بھگانے کے لئے اوپر کی جانب انگلی اٹھائی جہاں سے واقعی چھوٹی پھپھو کا پندرہ سالہ سپوت اسے بلارہا تھا۔ شکر تھا کہ غزنوی کو یاد آگیا کہ اوپر بیٹھی لڑکوں کی ٹولی نے اسے نیچے کسی کام سی بھیجا تھا۔ عقیفہ نے سکون کا سانس لیا مگر ارہا کا سکون ابھی بھی غارت تھا۔ ان چمکتی دمکتی ویل ڈریسڈ لڑکیوں کے بیچ بیٹھنا شرمندہ ہونا اور اپنا مذاق اڑاوانا تھا۔ مگر مجبوری تھی سو بیٹھ گئی اور پورا فنکشن اسی طرح اٹینڈ کیا۔ اس نے دیکھا غزنوی کی صرف ماموں زاد بہنیں



## Posted On Kitab Nagri

ہی نہیں بھائی بھی بڑے اسٹائلش اور اسمارٹ تھے۔ وہ سارے عرصے میں بس غزنوی کی چھیڑکھانی پر ہی کڑتی رہی جو آتے جاتے اس کو تپانے کا کام کر رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

عقیفہ اور ارہام عمر تھیں۔ ایک ہی شہر میں آس پاس رہنے کی وجہ سے ان کا ملنا جلنا بھی زیادہ تھا۔ غزنوی ان دونوں سے تین سال بڑا تھا۔ قد میں ارہام خاندان کی ساری لڑکیوں سے لمبی تھی مگر دہلی پتلی تھی۔ رنگت چٹی تھی۔ نقشہ بھی ٹھیک ٹھاک تھا۔ پڑھائی میں وہ کافی اچھی تھی مگر زیادہ پڑھنے سے اسکے سر میں درد شروع ہو جاتا تھا جو کئی دن تک رہتا۔ خدا نے اسے عجیب نازک طبیعت دی تھی۔ کپڑے اور برتن دھونے سے اس کے ہاتھوں میں کھجلی والے دانے نکل آتے تھے۔ زیادہ دھول والا کام کرنے سے زکام ہو جاتا تھا۔ پانی میں بھگنے سے ایک دو ہفتے بیمار پڑی رہتی۔ زیادہ تر بیمار پڑے رہنے کی وجہ سے کافی کمزور تھی۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا تھا کہ اسے ہر اس کام سے بچائیں جس سے الرجی ہے۔ یوں گھر میں سب سے زیادہ اس کا خیال رکھا جاتا تھا۔ خاندان میں وہ نازک طبیعت کی مشہور ہو گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اگر وہ کبھی رشتے داروں میں بھی کہیں جاتی تو اسے کوئی کام کو نہیں کہتا۔ اور یہی بات ارہام کو تکلیف دیتی تھی۔ اسے باقی لڑکیوں پر (چاہے وہ حسین ہوں یا نہیں) رشک آتا تھا۔ وہ اپنی طبیعت کو لے کر بہت مایوس ہو چکی تھی۔ اس کی طبیعت میں چڑچڑے پن کی سب سے بڑی وجہ یہی تھی۔ اور غزنوی وہ تو تھا ہی ایسا ہمیشہ وہی بات کہتا جس سے اسے تکلیف پہنچتی۔ جیسے وہ جانتا تھا ارہام کوئی بھی گھریلو کام نہیں کرتی تو اسی سے کام کو کہتا۔

"ذرا میرے موزے دھو دینا۔" اس کام کو سن کر تو وہ بھڑک اٹھتی۔

## Posted On Kitab Nagri

"تمہارے گٹر کے پانی سے بدتر موزے میں دھونگی؟۔۔ اپنی بیوی سے دھلوانا۔" اور وہ بڑے مزے سے کہتا۔  
"ناراض کیوں ہوتی ہو میری بیوی کے آنے تک یہ ثواب کمالو۔" ایسے ہی نہ جانے کتنے کام وہ اس سے کہتا رہتا تھا  
البتہ یہ الگ بات تھی کہ وہ دس کاموں میں سے اس کا کوئی ایک کام بھی نہیں کرتی تھی۔ وہ خود اس سے کافی کام  
لیتی رہتی تھی۔ مثلاً چھت سے کپڑے اتروانا ہو، کیاری میں کوئی پودا لگوانا ہو، یا بازار سے سبزی منگوانی ہو یا نوشی  
کو کالج پہنچوانا ہو۔ اتنے سارے کاموں میں کوئی ایک کام کرنے سے وہ منع کرتا تھا۔

اس نے صرف انٹر تک پڑھائی کی تھی اس کے بعد آگے پڑھنے سے اس کا دل اوب گیا۔ وہ سوچتی تھی کہ اگر اسے  
کچھ ہو گیا تو پڑھنے لکھنے کا کیا فائدہ۔ اب تو انٹر کئے ہوئے بھی اسے تین سال ہو چکے تھے۔ اوپر سے اسکے لئے  
پچھلے کچھ وقت سے جتنے رشتے آئے تھے ان سبھی نے یہ کہہ کر اسے ریجیکٹ کر دیا کہ وہ ایک بیمار لڑکی کو اپنی بہو  
نہیں بنا سکتے۔ صرف اتنا ہوتا تو شاید تکلیف کم ہوتی۔ مگر ہر کوئی اسے چھوڑ نوشی کے لئے کہنے لگتا تھا۔ اب تو اسے  
شادی کے نام سے بھی چڑھونے لگی تھی۔ اسنے کبھی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

\*\*\*\*\*

www.kitabnagri.com

ایک ندی ایسی بھ ہوتی ہے  
جو صرف تمہیں شاداب کرتی ہے  
تب کوئی اور نہیں ہوتا  
بس ایک پیڑ ہوتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

جو صرف تمہارے لئے اگتا ہے

"خیریت؟ پیڑپودوں کی کون سی بات پر مسکرایا جا رہا ہے؟" وہ بہت غور سے پیڑ پر لٹکے گول گول نیبودیکھ رہی تھی۔ اس کی آواز سن کر چونک گئی۔

"ہاں کیونکہ انسان تو صرف دل جلانے کے لئے آتے ہیں۔" صاف اس پر طنز کیا تھا مگر وہ بھی بڑا ماہر تھا ایسی باتوں کو نظر انداز کرنے میں۔

"او ایسا ہے۔۔۔؟" اس نے حیرت سے آنکھیں پھیلانیں۔ وہ اسے نظر انداز کرتی ہوئی اندر برآمدے میں جانے لگی۔

"گھر پر میرے سوا کوئی نہیں ہے۔" وہ اسے کسی بھی طرح یہاں سے بھگانا چاہتی تھی۔

"اچھا؟ میں تو یہاں چائے پینے آیا ہوں۔" اس کی آنکھوں میں شرارتی چمک تھی۔

"تمہارے گھر میں بنانے والوں کی کمی ہے کیا؟ یہ بتاؤ امی تمہارے گھر ہیں یا نہیں؟"

www.kitabnagri.com

"ہمارے گھر تو نہیں ہیں۔" اس کے بتانے پر وہ حیران ہوئی۔ کیونکہ وہ تائی امی کے گھر کا کہہ کر نکلی تھیں۔

"ہاں البتہ میرے والد صاحب کے گھر بیٹھی نظر آئی تھیں۔" اسکی اگلی بات پر وہ بس دانت پیس کر رہ گئی۔

"چائے لاؤ جلدی۔ سر میں ویسے بھی درد ہے۔" (کیا شاہانہ انداز ہے۔ جیسے یہاں اس کے ملازم لگے

ہیں۔۔۔) وہ کلس کر رہ گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

(آج کیسے بچو گی؟ تمہارے علاوہ چائے بنانے والا کوئی نہیں ہے) وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ آج تو اس سے چائے بنا کر ہی رہے گا جو کبھی بنا کر نہیں دیتی تھی۔

"اصل میں پتی ختم ہو گی۔" اس کے بہانے پر وہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ (شام مجھ سے ہی ساری سودا منگوائی ہے جس میں پتی کے تین پیکٹ تھے۔ کتنا سفید جھوٹ بولتی ہے یہ لڑکی۔۔)

"چلو نیبو پانی ہی پلا دو۔" وہ سیر تھی تو وہ سوا سیر۔

"سوری نیبو نہیں ہیں۔" جھوٹ کمزور تھا۔ غزنوی کی نظریں آنگن کی طرف اٹھیں اور نیبو سے لدے کافی بڑے پیڑ پر ٹک گئیں۔

"اللہ نے اس معصوم پیڑ کو نیبوس سے اس لیے نہیں نوازا کہ صرف تم ہی انہیں ہضم کر جاؤ۔" اسے ایک دم ہی اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا۔ سارا دھیان تو ناخن کاٹنے میں لگا دیا تھا۔

"ارے ہاں یاد آیا چینی نہیں ہے۔" اس بار غزنوی نے اسے ملا متی نظروں سے دیکھا۔ (اور جو شام چار کلو چینی لایا تھا وہ؟)

"کھالی نمک گھول کر لے آؤ۔"

"وہ بھی صبح ختم ہو گیا۔ تم سے منگو اوں گی اب شام کو۔"

(کنجوس کا مچور کہیں کی۔۔ دو دن پہلے نمک کیا غریبوں میں بانٹنے کے لیے منگوایا تھا؟) دوسری طرف وہ دل ہی دل میں اسے خالی ٹر خانے پر خوش ہو رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو پھر سادہ پانی ہی پلا دو۔۔ اور خدا کے واسطے یہ مت کہہ دینا کہ نل میں پانی ختم ہو گیا ہے۔" اسے امید تھی کہ وہ یہ بھی کہہ سکتی ہے۔

"خیر اتنی بد اخلاق بھی نہیں ہوں۔" یہ کہتی ہوئی وہ کھڑی ہو گئی۔

(واہ! کیا اخلاق ہیں انکے) اس نے جل کر سوچا۔

"ویسے ارہا اتنی کامچوری بھی اچھی نہیں ہوتی۔" وہ جو پانی لینے جا رہی تھی یکدم رک گئی۔

"دفا ہو جاؤ۔ تمہیں پانی پلاتی ہے میری جوتی۔" وہ فوراً ہی اپنے اصلی روپ میں آگئی تھی۔

"تم سے امید بھی یہی ہے۔ اب آنا ذرا تم ہمارے گھر۔" اسے دھمکی دے کر وہ چلا گیا۔ طویل سانس چھوڑ کر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی تھی۔

\*\*\*\*\*

امی اسے بڑی امی کی طرف گھر میں آگئی کچھ سبزیاں دینے بھیج رہی تھیں۔ وہ جانا نہیں چاہ رہی تھی مگر جب پتہ چلا کہ بڑی امی نے کوفتے بنائے ہیں تو فوراً راضی ہو گئی۔ اسے کوفتے بہت پسند تھے۔ اب تو اسے ہر حال میں جانا تھا۔ ایک بڑے سے تھیلے میں ساری سبزیاں ڈال کر نکل گئی۔ پیچھے سے نوشی نے آواز لگائی۔

"ارہا انکی بھتیجیاں ابھی گئی نہیں ہیں۔ حلیہ تو ٹھک کر کے جاؤ۔" مگر وہ تب تک نکل چکی تھی۔ بڑی امی کے گھر کے گیٹ پر قدم رکھتے ہی اسکو دھکا لگا۔ برآمدے میں سارے کزن بیٹھے نظر آئے۔

## Posted On Kitab Nagri

"آجائے محترمہ ایم پی ایم۔" واش بیسن پر ہاتھ دھوتے غزنوی نے اسے دیکھا تو مسکرا کر کہا۔ وہ سب کو نظر انداز کرتی ہوئی تیز قدموں سے کچن کی طرف چل دی۔

"بڑی دیر سے آئی ہو کھانا پکانے۔" پیچھے سے اسے غزنوی کی آواز سنی مگر صرف تمللا کر رہ گئی۔

"امی اگر کھانا پکانے والیاں ایسے ہی لیٹ آہں گی تو ہمارا کباڑا ضرور ہو جائے گا۔" پیچھے پیچھے وہ بھی کچن میں چلا آیا۔ چاروں اطراف کاؤنٹر بنے تھے۔ چولے کو شبانا بھا بھی گھیرے کھڑی تھیں جبکہ تائی امی سبزی کاٹ رہی تھیں۔ وہیں ایک طرف چھوٹی سی گول میز اور تین کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ سنک میں عقیفہ برتن دھونے میں مصروف تھی۔

"ہر وقت پچی کو پریشان کرتا ہے۔ کیا لائی ہو بیٹا؟" غزنوی کو ہلکے پھلکے انداز میں ڈپٹنے کے بعد انہوں نے ارہا سے پوچھا۔

"تم آج بھی ایسے ہی اٹھ کر چلی آئیں؟" اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی عقیفہ نے مڑ کر اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

"تو کیا تم ٹرین بھیجنے والی تھیں؟" وہ باز آنے والا نہیں تھا۔

"جاؤ بیٹی اندر جا کر بیٹھو۔" بڑی امی کو معلوم تھا کہ جب تک ارہا غزنوی کے سامنے رہے گی وہ اسی طرح اسے تنگ کرتا رہے گا۔



## Posted On Kitab Nagri

"ہاں بھی اندر مہمانوں کے پاس بیٹھو ورنہ وہ یہی سمجھیں گے کہ تم باقی کوئی کام والی ہو۔" وہ جلدی سے اپنا شیفون کا گلابی دوپٹہ سنبھالتی باہر نکل گئی۔ عقیقہ بھی ہاتھ پوں وچھتی ہوئی اس کے پیچھے چلی آئی۔ بنا کسی سلام کئے وہ سر جھکائے برآمدے میں پہنچی۔ فل اسپڈ سے چلتے پٹکھے کی ہوا میں آکر زرا سکون محسوس ہوا تھا۔ مگر سب کی نظریں خود پر جمی محسوس کر کے تھوڑا زورس ہو رہی تھی لڑکیوں کی تو کوئی بات نہیں تھی مگر اس کے ماموں زاد بھائیوں کی موجودگی میں اسے اجیب لگ رہا تھا۔

"کیسی ہیں ایم پی ایم؟" ایک مامو زاد بھائی نے پوچھا۔ اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ تو گویا وہ اس نام سے انکے ننہال میں بھی مشہور تھی۔

"Don't call her by this name. Her name is Irha." "غزنوی بہت سنجیدگی سے کہتا ہوا کاؤچ پر آکر ڈھے گیا تھا۔ ارہا کی سمجھ نہیں آیا کہ اسنے کیا کہا۔ اسکی انگلش بے حد کمزور تھی۔ ہاں اتنا اندازہ لگایا کہ اسنے انہیں ٹوکا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ارے آپ کھڑی کیوں ہیں؟ بیٹھئے نہ۔" بلیک سوٹ والے نے اس سے خوش اخلاقی سے کہا۔ دوپہر کا کھانا اسنے وہیں کھایا۔ اس سارے عرصے میں اس بلیک سوٹ والے نے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا تھا اسے زچ کرنے کا۔ (لفنگ۔۔۔ غزنوی کی کاپی) وہ بس کھستی رہی۔

## Posted On Kitab Nagri

شام کو غزنوی انکے گھر آیا اور دو دن تک اپنے گھر نہ آنے کا حکم دے گیا۔ اور ساتھ ہی یہ وارننگ بھی دی کہ اگر اس کی بات نہ مانی تو وہ اس کے نیبو کے پیڑ کو نیبوس سے محروم کر دیگا۔ وہ مذاق نہیں کر رہا تھا۔ بے حد غصے اور سنجیدگی سے دھمکا کر گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

ایک دھوپ ایسی بھی چمکتی ہے

جو صرف تمہارے ہونٹوں پر سجتی ہے

تب کوئی اور نہیں ہوتا

بس اک دن ہوتا ہے

جو صرف تمہارے لئے نکلتا ہے

وہ کئی دن سے تائی امی کی طرف نہیں گئی تھی۔ ادھر سے بھی کوئی نہیں آیا تھا۔ ابھی وہ ادھر جانے کا سوچ رہی تھی کہ غزنوی چلا آیا۔ امی تو ہمیشہ ہی اسے دیکھ کر خوش ہو جایا کرتی تھیں۔ وہ جھلبلاتی ہوئی اپنے کمرے میں آکر بیٹھ گئی۔ تبھی باہر سے غزنوی کی آواز آئی۔

"چچی جان ذرا رہا سے چائے تو بنوادیں۔"

(تمہارے لئے چائے بناتی ہے میری جوتی)

## Posted On Kitab Nagri

"ارے بیٹا میں بنا دیتی ہوں۔" جانتی تھی وہ نہیں بنا گی حالانکہ اب اس نے چائے بنانا سیکھ لی تھی۔

"نہیں چچی جان رہنے دیں پھر۔" وہ تو بس اسے پریشان کرنا چاہتا تھا۔

"ارہا۔۔" بل آخر انہوں نے اسے پکار ہی لیا۔

"امی میرے سر میں درد ہے۔" اس نے کراہنے کی ایکٹنگ کی۔ اسے نہ چائے بنانی تھی نہ اس نے بنائی۔ بہت کہنے پر نیبو پانی بنانا پڑ گیا۔ دو چمچ بھر کر نمک ایک گلاس پانی میں ملاتے ہوئے اسے نمک کی بربادی پر تھوڑا افسوس ہوا تھا۔ (کوئی بات نہیں آئندہ مجھ سے بھول کر بھی کچھ بنانے کو نہیں کہے گا)

گلاس اسے پکڑا کر تخت پر جا کر بیٹھ گئی۔ پہلی گھونٹ لیتے ہی غزنوی کو پھندہ لگا تھا۔ اس نے کڑی نظروں سے پہلے گلاس کو پھر اسے دیکھا۔ امی اس کے سامنے بیٹھی پنکھا جھلاتی ہوئی لائٹ کارونارور ہی تھیں۔ اس کی حالت اور اپنی صاحبزادی کی کارستانی سے بے خبر۔

مگر پھر ارہا کو تشویش ہوئی۔ وہ بڑے نارمل انداز میں سارا پانی پی گیا تھا۔ جاتے جاتے اس کی تعریف بھی کی۔

"سسرال میں خوب جلدی جگہ بنالوں گی۔ بڑا ذائقہ ہے تمہارے ہاتھ میں۔" کبھی گھر آؤ تو ڈھیر سا ایسا نیبو پانی بنا دینا۔ مہمان کا آنا بالکل تو نہیں۔۔۔ ہاں مگر کچھ کم ضرور کردوں گا تمہارے ذائقے کا استعمال کر کے۔" یہ تعریف تھی یا طنز وہ سمجھ نہیں سکی۔ ذرا سا جگ میں بچا ہوا نیبو پانی اس نے یہی سوچ کر حلق میں اندیلا تھا کہ غزنوی جیسا بندہ جسے ذرا سی زیادہ چینی تک پسند نہیں تھی بہت تیز نمک کا پانی سارا کیسے پی سکتا ہے؟ یقیناً نیبو پانی میں اتنا نمک بھی چل جاتا ہو گا۔

## Posted On Kitab Nagri

کاش کہ وہ نہ پیتی وہ تین گھونٹ! اسے جو کھانسی شروع ہوئی تو پھر امی کو بھاگ کر آنا پڑا۔ اس کی سفید پڑتی رنگت اور لال آنکھیں دیکھ کر ان کے ہوش گم ہو گئے تھے۔ سہارا دے کر اسے لے جا کر تخت پر لٹایا اور نوشی کو آواز دی۔

"جلدی سے غزنوی کو بلاؤ ابھی زیادہ دور نہیں نکلا ہوگا۔"

\*\*\*\*\*

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

اسکی طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہوئی تھی۔ غزنوی کو معلوم تھا کہ اس کی طبیعت کیسے خراب ہوئی کیونکہ ڈاکٹر نے "زیادہ کھٹائی" طبیعت خرابی کی وجہ بتائی تھی۔ روزانہ ہی اس کو دیکھنے بڑی امی کے گھر کا کوئی نہ کوئی بندہ چلا آتا تھا۔ اسے حیرت تو اس بات کی تھی کہ غزنوی اتنی بار آیا مگر اس نے کچھ نہیں کہا۔ پھر بستر نے پیچھا چھوڑا تو چھوٹی پھوپھو کی بڑی بیٹی سارہ کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ سبھی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ ایک وہ تھی جو کھوئی ہوئی رہنے لگی تھی۔ سچ تو یہ تھا کہ اس کا دل ان ساری چیزوں میں نہیں لگتا تھا۔ شادی والے دن وہ بہت عام سے لباس میں تھی۔ میرج ہال میں پہنچ کر کون کس کو دیکھ رہا تھا بھلا؟ سب کو اپنے بالوں اپنے میک اپ اور اپنے کپڑوں کی فکر تھی۔ وہ ایک کونے والی کرسی پر بیزار سی بیٹھی تھی۔ البتہ عقیفہ باقی لڑکیوں کے ساتھ فنکشن انجوائے کرنے میں مگن تھی۔ پھر اس کی نظر دور نظر آتے غزنوی پر گئی۔ وہ ہر محفل کی جان ہوا کرتا تھا۔ آج بھی سب پر وہی چھایا ہوا تھا۔ وہ حسرت بھری نظروں سے ہر ایک کو دیکھ رہی تھی۔ سب کتنے خوش اور مطمئن تھے اور ایک وہ تھی۔ اداس، بھری محفل میں بھی تنہا۔

کچھ دن بعد اس کے لیے آپا کے دیور کا رشتہ آیا تھا۔ اس نے آپا سے صاف کہہ دیا کہ وہ شادی نہیں کرے گی۔ اور جب انہوں نے پوچھا کہ کیوں نہیں کرے گی تو اس کے جواب نے انہیں گنگ کر دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"میرے ساتھ کبھی کوئی بھی شخص خوش نہیں رہ سکتا آپا۔ کوئی مجھ جیسی لڑکی کو کتنے دن برداشت کر سکتا ہے؟ ایک دن، دو دن، چند ہفتے، چند مہینے یا پھر چند سال؟ کوئی بھی مجھ سے بہت جلد اکتا جائے گا۔ جب میں گھر کا کوئی کام ہی نہیں کروں گی ہمیشہ بیمار ہی رہوں گی تو کوئی میرے ساتھ خوش رہ بھی کیسے سکیگا؟"

"پاگل ہو گئی ہو؟ اللہ نہ کرے تمہیں کوئی لا علاج بیماری تو نہیں۔"

"میں حقیقت بتا رہی ہوں۔ میرے نصیب میں خوشیاں نہیں لکھیں۔ اور اپنی وجہ سے دوسرے کی زندگی برباد نہیں کر سکتی۔"

"یا اللہ ارہا! کیسی مایوسی والی باتیں کر رہی ہو۔ اللہ کا شکر ادا کرو۔ تم بالکل ٹھیک ہو۔" آپا نے سر تھام لیا تھا۔

"نہیں ہوں میں ٹھیک۔ اسے ٹھیک ہونا کہتے ہیں؟ آپ میں سے کوئی بھی میری تکلیف کو نہیں سمجھ سکتا۔ میرے اندر سے جینے کی خواہش ختم ہو چکی ہے۔" بے حد تیز لہجے میں کہہ کر وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔

اسے لگا اس کے انکار کے بعد معاملہ ٹل جائے گا۔ مگر ابونے سوچنے کے لیے کچھ وقت لے لیا تھا۔ شاید انہیں امید تھی کہ کچھ عرصے بعد ارہا کا فیصلہ بدل جائے گا۔

www.kitabnagri.com

آج بہت دنوں بعد وہ تائی امی کی طرف آئی تھی۔ برآمدے میں ہی کاؤچ پر پیر پھیلائے بیٹھا غزنوی لیپ ٹاپ چلانے میں مصروف تھا۔ اسے دیکھتے ہی اس کی شیر رگ پھڑکی۔

"کیا مٹھائی دینے آئی ہو اپنا رشتہ پکا ہونے کی خوشی میں؟" اس کی نظریں بدستور لیپ ٹاپ اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔



## Posted On Kitab Nagri

(زہر نہ کھلا دوں تمہیں) "عفیہ کہاں ہے؟" اپنا غصہ پیتے ہوئے اس نے تحمل سے پوچھا۔

"میرے لو کر میں پڑی ہوئی ہی جا کر نکال لو۔ حد ہوتی ہے۔ مجھے کیا پتہ کون کہاں ہے۔ جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دیں نہیں رہی۔" اس کا انداز چڑا ہوا تھا۔

ابھی وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی تائی امی اور عفیہ وہاں آ گئیں۔ وہ وہیں بیٹھ کر ان سے باتیں کرنے میں مشغول ہو گئی تھی۔ وہ اپنی باتیں کرنے میں مگن تھیں کہ بیچ میں پھر غزنوی نے انٹر فیر کیا۔

"آپ کی بھتیجی نے آپ کو مٹھائی نہیں کھلائی امی۔ بتاؤ تو کتنی کنجوس ہے یہ۔ ویسے آپس کی بات ہے اربا کون بد نصیب ہے جس کے پلے تمہارے جیسی کام چور لڑکی پڑ رہی ہے؟" مسکراہٹ یونٹوں میں دبائے وہ اسے دیکھے بنا پوچھ رہا تھا۔ تائی امی ہنستی ہوئی اٹھ کر کچن میں چلی گئیں۔ اپنے بیٹے کی رگ رگ سے واقف تھیں۔

"ایسا نہ ہو تمہاری بیوی کام چور نکلے۔ ہر وقت مجھے کاچور مت کہا کرو۔" جواب میں غزنوی نے بھرپور قہقہہ لگایا۔

"میری بیوی تو اتنی فریبتی ہو گی کہ آتے ہی سارے گھر کا کام کرنا شروع کر دے گی۔"

"کیوں نہیں تمہاری بیوی تو اللہ کے گھر سے کام کرتی ہوئی آئی ہو گی۔" (اللہ کرے نکمئی نکلے) یہ بات اس نے دھیرے سے کہی مگر غزنوی نے سن لی۔

"دیکھ لیں امی آپ کی بھتیجی آپ کو نکمئی بہو ملنے کی بددعا دے رہی ہے۔ اور آپ ہیں کہ اس پر جان چھڑکتی ہیں۔" اس نے چائے کی ٹرے لاتی تائی امی سے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"میری بیٹی کسی کو بددعا نہیں دے سکتی۔"

"اف! یہ خوش فہمیاں آپ کی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے سنتیں کیسے پھول جھڑ رہے تھے اس کے منہ سے۔" اس کے بعد وہ جتنی دیر وہاں بیٹھی اس کے مذاق کا نشانہ بنتی رہی۔

\*\*\*\*\*

ایڈمیشن اوپن ہو گئے تھے اور ابو کی ضد تھی کہ وہ بی اے میں ایڈمیشن لے لے۔ اس نے بہت منع کیا مگر ابو کی ضد کے آگے اسے ہارمانی پڑی۔ بل آخر اس نے بی اے کا پرائیویٹ فارم ڈالنے کی رضامندی دے دی۔ مصیبت تو یہ تھی کہ ابو نے اسے جنرل انگلش سبجیکٹ دلوادیا تھا۔ وہ خود انگلش لٹرچر سے ایم اے کئے ہوئے تھے اس لئے چاہتے تھے کہ وہ بھی انگلش رکھے۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے انگلش پڑھنا نہیں آتی تھی۔ بس گرامر نہیں آتی تھی۔ اس مسئلے کا حل انہوں نے یہ نکالا کہ اس کی کوچنگ غزنوی سے لگوادی۔ وہ خود تو کالج جاتے تھے اور پھر شام کو بھی لڑکوں کو کوچنگ پڑھاتے تھے اس لئے ان کے پاس تو وقت نہیں تھا۔ غزنوی کا نام سن کر ہی وہ چڑھ گئی۔ اس نے کہا بھی کہ کسی اور سے کوچنگ لگا دیں تو جواب میں انہوں نے یہ کہہ کر اسے خاموش کروادیا کہ باہر والے پر بھروسہ کرنے سے بہتر ہے وہ اپنے بھتیجے پر بھروسہ کریں۔

اب اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ غزنوی سے کوچنگ پڑھ لے۔

آج شام موصوف پہلی بار اسے پڑھانے آرہے تھے۔ وقت شام سات بجے کا رکھا گیا تھا۔ غزنوی صاحب کے آنے سے پہلے ان کا حکم آ گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"مسٹر غزنوی یعنی آپ کے استاد تھوڑی دیر میں تشریف لارہے ہیں تو مس ایم پی ایم جہاں کہیں بھی ہوں وہ ونڈو کے پاس پڑی ٹیبل کے پاس رکھی کرسی سنبھال لیں اور ساتھ میں کاپی پین لے کر بیٹھیں۔" یہ حکم اسے تھوڑی دیر پہلے فون کے ذریعے دیا گیا تھا۔ اتفاق سے فون اسی کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے حکم پر وہ کلس کر رہ گئی۔

"ہنوں۔۔۔ استاد۔" بڑبڑاتی ہوئی وہ بیٹھک میں آکر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ آگیا تھا بڑی شان کے ساتھ۔

"ہاں تو مس ایم پی ایم کہاں سے شروعات کریں؟ انگلش گرامر کی تھوڑی بہت اے بی سی ڈی تو آتی ہوگی؟" وہ سامنے والی کرسی سمجھالتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتا۔ تم پڑھانے آئے ہو تو تمہیں سوچو کہاں سے پڑھاؤ گے۔" اس نے بے نیازی سے جواب دیا۔ وہ اسے ملاستی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"لگتا ہے کالج کے پیچھے بیٹھ کر پڑھائی کی ہے۔"

www.kitabnagri.com

"تم پڑھاتے ہو یا میں جاؤں؟" اس نے یکدم ہی کاپی میز پر پٹکی -

"تمیز سے لڑکی اس وقت میں تمہارا استاد ہوں اور جانتی ہوں نہ استاد کی کتنی عزت کرنی چاہیئے؟ چلو کاپی کھولو۔۔۔" اس کے کہنے پر اس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کاپی اٹھائی۔ جب ایک گھنٹے بعد وہ اسے پڑھا کر جانے لگا تو رک کر کہا۔

# Posted On Kitab Nagri

"تمہارے جیسے ہی نالائق شاگرد ہوتے ہیں جو استاد کو بدنام کراتے ہیں۔ مجال ہے جو تم نے ذرا بھی دلچسپی دکھائی ہوں پڑھنے میں۔" وہ افسوس جتا کر چلا گیا۔

\* \* \* \* \*

عقیفہ غزنوی کی جاب لگنے کی خوشی میں مٹھائی لیکر آئی تھی۔ ساتھ ہی ابو کوئی پیٹی بھی پڑھاگی کہ وہ اربا کو اسکے ساتھ کمپیوٹر کلاسز جو ان کرنے کی اجازت دے دیں۔ ابو کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ تو خود چاہتے تھے کہ اربا خود کو پڑھائی لکھائی میں مصروف رکھے۔

یوں وہ روزانہ عقیفہ کے ساتھ کمپیوٹر کو چنگ سینٹر جانے لگی۔ اس دن وہ رات میں امی کے ساتھ تائی امی کے گھر گئی تھی۔ وہ لوگ آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئیں تو وہ اٹھ کر عقیفہ کے پاس کچن میں آ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ انکے لمبے چائے بنا رہی تھی۔

"ارہا یہ ایک کپ چائے غزنوی کے روم میں دے آؤ پلیز۔ میں تب تک تمہارے لئے کو اب گرم کرتی ہوں۔"

"میں نہیں جا رہی۔ تمہارا بھائی ہے تم خود دے کر آؤ۔"

www.kitabnagri.com

"پلیز ارہا۔۔ پلیز۔" اسکے منت بھرے انداز پر اسنے مجبوراً کپ لے لیا۔ اسکے بیڈروم میں وہ دو تین دفعہ ہی گئی ہوگی۔

## Posted On Kitab Nagri

گیٹ ناک کرتے ہی اندر سے اجازت مل گئی۔ وہ اندر داخل ہو گئی۔ غزنوی رائٹنگ ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظر جمائے کھڑا ذرا آگے کو جھکا ہوا تھا۔ اسکے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کسی مشین کی طرح کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔ جس سے اس سناٹے میں "کھٹ کھٹ" کی آواز گونج رہی تھی۔

"کیا چائے تھنڈی کر کے دینے کا ارادہ ہے؟" اسنے سرسری طور پر اسکی طرف چہرہ موڑتے ہوئے کہا مگر وہاں اربا کو دیکھ کر چوں ک کر سیدھا ہو گیا۔

"ارے واہ! آج کا دن تو تاریخ میں لکھنے کا ہے۔ محترمہ اربا ہمیں چائے دینے آئی ہیں۔"

"تمہاری بہن نے ریکویسٹ کر کے بھیجا ہے۔" اسنے آگے بڑھ کر کپ ٹیبل پر رکھ دیا اور پلٹ کر جانے لگی۔

"بات سنو اربا۔" اسکے پکارنے پر اسنے بے دلی سے پلٹ کر دیکھا۔

"تمہاری ایک امانت ہے میرے پاس۔"

"میری۔۔؟" وہ حیران ہوئی۔ وہ مسکرا کر ٹیبل کی دراز کھینچ کر کچھ ڈھونڈنے لگا۔ پھر اسکی طرف مڑ کر ایک ہاتھ

www.kitabnagri.com

پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

"آنکھیں بند کر کے ہتھیلی پھیلاؤ۔" پتہ نہیں وہ کیا چیز تھی۔ اسنے بادل ناخواستہ ہلکی آنکھیں موند کر ہتھیلی پھیلا

دی۔ اس نے ہتھیلی پر کچھ رکھا اور اسے آنکھیں کھولنے کا کہہ کر دور ہو گیا۔ ایک دہشت ناک چمکھ اربا کے حلق

سے نکلی۔ اسنے ہتھیلی پر رکھے بڑے بڑے کا کروچ کو بری طرح جھٹک کر پھینکا۔ تقریباً چھلتی ہوئی وہ گیٹ کی

طرف بھاگی مگر غزنوی کے قہقہوں نے قدم روک لئے۔

## Posted On Kitab Nagri

"یہ اس نمک کے لئے جو تم نے مجھے نیبو پانی کی شکل میں پلایا تھا۔" اس نے یہ کہہ کر نیچے پڑے نقلی کا کروچ اٹھائے۔

"دیکھ لوں گی تمہیں۔۔۔" ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ اسنے کا کروچ اسکی طرف اچھال دئے اور وہ گھبرا کر غصہ کرتی ہوئی وہاں سے نکل آئی۔

\*\*\*\*\*



ایک آبادی ایسی بھی بستی ہے  
جس میں صرف تمہاری خوبصورتی رہتی ہے  
تب کوئی اور نہیں ہوتا

بس ایک مہرباں دروازہ ہوتا ہے  
جو صرف تمہارے لئے کھلتا ہے

"آخر تم پڑھائی کو سیرس کب لوگی؟" آج وہ اسکی بے توجہی سے تنگ آگیا تھا۔ وہ جتنی محنت سے اسے پڑھاتا تھا  
ارہا اتنی ہی غیر دلچسپی سے پڑھ رہی تھی۔  
"کبھی نہیں۔" اسنے دو ٹوک کہا۔



## Posted On Kitab Nagri

"اس بات کا کیا مطلب ہے؟ تم نے کیا چچا جان کی حق حلال کی کمائی برباد کرنے کو ایڈمیشن لیا ہے؟" وہ ایکدم ہی غصے میں آ گیا تھا۔

"میں نے اپنی خوشی سے نہیں لیا۔ ابونے زبردستی دلوادیا۔ ویسے بھی مجھے کیا کرنا ہے زیادہ پڑھ لکھ کر؟ کون سا مجھے کہیں جاب کرنی ہے۔"

"میں صرف افسوس ہی جتا سکتا ہوں تمہاری سوچ پر۔" اس نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے بھی مجھے نہیں لگتا میں زیادہ جی پاؤ گی۔ تو کیا فائدہ اتنی محنت کا؟"

"ارے واہ تمہیں تو غیب کی خبر ہے and for your kind information - کسی کی بھی زندگی کا بھروسہ نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے ابھی میں تمہارے سامنے بیٹھا ہوں اور باہر نکلوں تو میرا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور میں مر جاؤں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمیں مرنا ہے۔ اور موت کو یاد رکھنا اچھی بات ہے۔ مگر موت کو اتنا یاد رکھنا کہ اسکے انتظار میں ہم زندگی میں کچھ نہ کریں سراسر حماقت ہے۔ اگر ہم سب ہی یہی سوچ لیں کہ ایک دن مر جانا ہے تو کیا کریں گے پڑھ لکھ کر، جاب ڈھنڈ کر، شادی کر کے تو کیا حاصل ہوگا۔ زندگی جدوجہد کا نام ہے۔ زندگی جہاد ہے۔ اپنی تکلیفوں سے جہاد۔ اپنے نفس سے جہاد۔ اپنی ناکامیوں اور گناہوں سے جہاد۔ دنیا میں آنا اور جینا اور پھر مرجانا زندگی نہیں ہے۔" اس نے بے حد سنجیدگی سے اسے سمجھایا۔

"میرا خیال ہے آج تم میری باتوں پر اچھی طرح غور و فکر کرنا۔" وہ کہہ کر اٹھ گیا۔ وہ بھی اپنی کاپی بند کرتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ جاتے ہوئے وہ نوشتی سے کہہ رہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"سنا ہے نوشی دوکا کروچ ایک قاتل حسینہ کو دھونڈ رہے ہیں۔" اسنے خوں خار نظروں سے اسے دیکھا۔  
"تم مدد کرو انکی۔ ویسے بھی تمہارا تو کافی بیٹھنا اٹھنا ہے کا کروچوں کی محفل میں۔" ارہا نے جلے بھنے انداز میں کہا۔  
"ہاں پتہ لگایا ہے میں نے اسکا۔ وہ لڑکی نیبو پانی بہت اسٹرانگ بناتی ہے۔" اسنے کہتے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑا دئے۔ پیچھے سے ارہا کی چیخ سنائی دی۔ جاتے جاتے وہ وہی نقلی کا کروچ اسکے اوپر ڈال گیا تھا۔  
اگلے دن وہ دوپہر میں تائی امی کے گھر گئی۔ غزنوی اس وقت ڈیوٹی پر ہوتا تھا۔ وہ موقع دیکھ کر اسکے کمرے میں گئی اور اپنا کام کر کے چپکے سے چلی آئی۔  
اگلے دن عقیفہ اسے بتا رہی تھی۔

"پتا نہیں غزنوی کو کیا ہو گیا ہے؟ کل شام اس کی کافی چینی سنائی دے رہی تھیں۔ پوچھ رہا تھا کہ اس کے کمرے میں کون گیا تھا۔" افیفہ کے جانے کے بعد وہ دیر تک اس کی حالت کا تصور کر کے ہنستی رہی۔  
"بچو اتنے کیڑے مکوڑے رکھے ہیں میں نے کہ اگلے ایک ہفتے تک سب تمہاری ایسی چینی سنیں گے۔"

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

وہ کمپیوٹر سینٹر سے نکلیں تو عقیفہ نے بجائے گھر کے لائے رکشہ کرنے کے کسی اور جگہ کا پتہ بتایا۔  
"یہ تم کہاں کا ایڈریس بتا رہی ہو؟ ہم گھر نہیں جا رہے؟" اسنے چوں کتے ہوئے پوچھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"وہ ایک جگہ کچھ کام ہے۔ زیادہ دیر نہیں لگے گی۔" اس کے بتانے پر وہ چپ ہو کر بیٹھ گئی۔ پندرہ منٹ بعد وہ ایک امارت کے سامنے تھیں۔ وہ عقیفہ کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ کچھ دیر میں وہ ایک کمرے کے سامنے تھیں۔ کمرے کے باہر کافی سارے سیلپرس، سینڈل اترے ہوئے تھے۔ عقیفہ کے ساتھ اس نے بھی اپنے سینڈل اتارے اور اندر داخل ہو گئی۔ فرش پر سبز کالین بچھی ہوئی تھی۔ وہاں قطار سے پڑی لکڑی کی کرسیوں پر الگ الگ عمر کی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ بھی عقیفہ کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ زیادہ تر خواتین عباہ پہنے ہوئی تھیں اور کچھ صرف اسکارف میں۔ چند اسکی طرح صرف چادر سے خود کو ڈھانپنے ہوئی تھیں۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟" اس نے سرگوشی کی۔

"شش۔۔۔۔" عقیفہ نے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اسی وقت وہاں سامنے پڑی رائٹنگ ٹیبل کے پیچھے پڑی ایزی چیئر پر کوئی خاتون آکر بیٹھیں تو سب نے ایک ساتھ سلام کیا۔ وہ ایک درمیانی عمر کی خاتون تھیں جن کا وہ صرف چہرہ ہی دیکھ سکتی تھیں۔

انہوں نے پہلے اپنا تعارف کرایا ان لوگوں سے جو اسکی طرح پہلی مرتبہ یہاں آئی تھیں۔ ان کا نام فائقہ موہین تھا۔ وہ دھیمی نرم آواز میں بول رہی تھیں۔

"جیسا کہ آپ سبھی جانتی ہیں کہ ہمارے ادارے کا مقصد لوگوں تک وہ علم پہنچانا ہے جو اللہ نے ہمیں دیا ہے۔ اس کے بعد یہ آپ پر ڈپنڈ کرتا ہے آپ اس سے کیا سبق لیتی ہیں۔ چلیں پھر آج کا ٹاپک شروع کرتے ہیں۔ میں روزانہ الگ الگ موضوع لے کر اس پر لیکچر دیتی ہوں۔ آج کا موضوع ہے "شکوہ" یہ لفظ کہیں نہ کہیں ہم سبکی ذات سے جڑا ہوا ہے۔ اسکر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ ہمیں یہ کیوں نہیں ملا؟ وہ

## Posted On Kitab Nagri

کیوں چھنا؟ مگر بیشتر لوگ اس سوال کا جواب جاننے کی کوشش نہیں کرتے۔ انسان کے ساتھ کچھ بھی یوں ہی نہیں ہوتا۔ ہمارے مالک نے دنیا میں کچھ بھی بے مقصد نہیں بھیجا۔ تو پھر ہم پر آنے والی پریشانیاں، تکلیفیں بے مقصد کیسے ہو سکتی ہیں؟ مگر ہم یہ جاننے میں انٹرسٹ ہی نہیں ہوتے کہ آخر یہ پریشانی جو ہم پر پڑی تو کیوں پڑی؟ کوئی دکھ ملا تو کیوں ملا؟ کچھ کھو گیا تو کیوں کھو گیا؟ کوئی ایگزٹام میں فیل ہوا تو کیوں ہوا؟ کوئی اولاد سے محروم ہے تو کیوں ہے؟ کسی کو کامیابی نہیں مل رہی تو کیوں نہیں مل رہی؟ کوئی بیماری میں مبتلا ہے تو کیوں ہے؟ ہمارا مالک ہمیں کیا احساس دلانا چاہ رہا ہے؟ کیا یاد دلانا چاہ رہا ہے؟ کیا ہم سے کہیں بھول ہوئی ہے؟ یا پھر ہم سے ہماری ڈیوٹی میں کوئی کوتاہی ہو رہی ہے؟ اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ انسان پر جو مصیبت بھی آتی ہے اپنے اعمال کی وجہ سے آتی ہے۔ سورہ شوریٰ آیت نمبر بیالیس میں اللہ فرماتا ہے۔

"انسان کا حال یہ ہے کہ جب ہم اسے اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ اس پر پھول جاتا ہے، اور اگر اس کے اپنے ہاتھوں کا کیا دھرا کسی مصیبت کی شکل میں اس پر الٹ پڑتا ہے تو سخت ناشکر ابن جاتا ہے۔"

"یہی تو کرتا ہے انسان۔ مایوس ہونے لگتا ہے، مالک سے شکوے کرنے لگتا ہے مگر اپنے اعمال پہ نظر ثانی نہیں کرتا۔ ایک مثال سے اس بات کو سمجھتے ہیں۔ ایک کمپنی کا مالک جب کسی کو جاب پر رکھتا ہے تو وہ اسے یوں ہی پے نہیں کر دیتا۔ بدلے میں ملازم کو وہ ڈیوٹی نبھانی ہوتی ہے جس کے لئے اسے رکھا گیا ہوتا ہے۔ اب اگر ملازم اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی کرنے لگے اور باس اسکی سیلری کاٹ لے تو آپ کسے بلیم کرینگی؟ باس کو یا سروینٹ کو؟ اللہ نے بھی ہمیں دنیا میں ڈیوٹی پر بھیجا ہے۔ کچھ شرائط کے ساتھ۔ اگر انسان اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ اسے احساس دلانے کے لئے اس پر کوئی نہ کوئی مسئلہ، مصیبت، تکلیف، بیماری، رزق کی تنگی، کوئی محرومی مسلط کر

## Posted On Kitab Nagri

دیتا ہے۔ مگر دانشمند ہی اس بات سے سبق لیتے ہیں۔ اکر تو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے کہ اللہ نے جس پریشانی میں مبتلا کیا ہے اسکے ذمے دار ہمارے ایکشنس ہیں۔ ایسے لوگ جانور کو طرح ہیں جنکو معلوم ہی نہیں کہ انکے مالک نے انہیں کیوں باندھا اور کیوں کھول دیا۔

بات کرتے ہیں اب ڈیوٹی کی۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ جنمیں سے ایک ہے نماز کی ادائیگی۔ ہم فلحال صرف نماز پر بات کریں گے۔ نماز۔۔۔۔۔ جو کسی پر معاف نہیں۔ نماز۔۔۔۔۔ جسکا حساب آخرت میں سب سے پہلے لیا جائیگا۔ نماز۔۔۔۔۔ جو اللہ اور بندے کے بیچ رابطہ قائم رکھتی ہے۔ یہ چھوٹ جائے تو قضا ہو جاتی ہے۔ اسکے بدلے کوئی فدیہ نہیں۔ اسے ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔ جیسے دنیا والوں کا کوئی بھی قرض آپکو دینا ہی ہوتا ہے۔ جب آپ پر کوئی قرض ہوتا ہے تو کیا کرتی ہیں؟ قرض لیکر بھول جاتی ہیں؟ یا جلد سے جلد قرض سے چھٹکارا چاہتی ہیں؟ تو پھر نماز کو ملے یہ فقر کیوں نہیں؟ ہمیں کوئی بھی مصروفیت پیش آئے تو ہم سب سے پہلے نماز چھوڑتے ہیں۔ کسی شادی مہنگے نماز چھوٹ گئی۔ صفر میں تھے نماز چھوڑ دی۔ ایگزام دینے گئے نماز چھوڑ دی۔ طبیعت ٹھیک نہیں نماز چھوڑ دی۔ ہم نے نماز کو اتنا غیر اہم سمجھ لیا ہے کہ اسے چھوڑتے وقت ہمیں کوئی دکھ کوئی ملال نہیں ہوتا۔ ایک بات بتائیں کس عمر میں ہم پر نماز فرض ہو جاتی ہے؟ "انہوں نے سوال کیا۔

"سات یا آٹھ۔۔۔۔۔" الگ الگ جواب ملے۔

"کیا ہم میں سے ہر ایک اس عمر سے ہی پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنا شروع کر دیتا ہے؟ چلیں ہاتھ اٹھا کر بتائیں کتنے لوگوں نے اس عمر سے نماز کی پابندی شروع کر دی تھی؟" پوری محفل خاموش تھی۔ افسوس کی بات تو یہ تھی کہ ان پچاس ساٹھ خواتین میں سے ایک کا بھی ہاتھ نہیں اٹھا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

"ہم اس فرض کو تو ٹھیک سے ادا کرتے نہیں اور شکوے کرتے ہیں اپنی محرومیوں کے لئے۔ آج آپ گھر جا کر کاپی اور پین لے کر بیٹھیں۔ اور اپنی چھوٹی ہوئی نمازوں کی تعداد لکھ کر دیکھیں۔ جتنی بڑی گنتی اتنا بڑا قرض۔ اس قرض کو دیکھ کر اگر آپ کے اندر فقر بیدار ہوتی ہے تو آج کا یہ لیکچر آپ کے لئے مفید ثابت ہوا۔"

اج کے بل لئے اتنا کافی ہے۔ بہت شکریہ کہ آپ یہاں آئے اور غور سے پوری بات سنی۔ آپ کا اس لیکچر کو سننا ہی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ نے آپ کے اندر دین کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی صلاحیت رکھی ہے۔"

لیکچر ختم ہو چکا تھا۔ وہ وہاں سے نکل آئیں۔ واپسی کا سارا راستہ ارہانے غائب دماغی کی حالت میں طے کیا تھا۔ اسے عقیفہ سے کوئی سوال نہیں کیا کہ وہ اسے اس جگہ لے کر کیوں گی۔

رات کو وہ کاپی اور پین لے کر بیٹھی تو کچھ لکھ ہی نہیں سکی۔ اسے یاد تھا اس نے بہت ہوش سنبھالنے کے بعد نماز پڑھنی شروع کی تھی۔ وہ بھی کبھی کبھار جب دل کرتا پڑھ لیتی تھی۔ یا پھر جمعہ کے جمعہ یہ فرض کسی بوجھ کی طرح اتار دیتی تھی۔ وہ صحت سے کمزور تھی اس لئے امی نے اسے کبھی روزے نہیں رکھنے دیئے۔ جب چھوٹی تھی تو امی نہیں رکھنے دیتی تھیں اور اب وہ اپنی مرضی سے نہیں رکھتی تھی۔

اس کا مذہب اسلام تھا مگر کیا وہ مسلم ہونے کی ساری شرطوں پر پوری اترتی تھی؟

سر تھا کہ درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ اس پر عجیب سی گھبراہٹ اور بے چینی طاری ہو رہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

"میں ایک اچھی مسلمان نہیں ہوں۔ میں پابندی سے نماز نہیں پڑھتی۔ میں روزے نہیں رکھتی۔ حج تو خیر پتا ہی نہیں کر بھی پاؤں یا نہیں اور زکوٰۃ۔؟ وہ تو امی ابو نکالتے آئے ہیں۔ صرف ایک بنیادی فرض ادا کر پائی ہوں۔۔۔۔ شہادت۔ مگر کیا صرف اتنا کافی ہے؟ کیا صرف اللہ اور آخرت اور اللہ کے سارے پیغمبر اور کتابوں اور فرشتوں کو ماننا کافی ہے؟" اس نے اٹھ کر نل پر جا کر وضو کیا۔ نو بج رہے تھے۔ نماز پڑھتے ہوئے نہ جانے کیوں سے رونا آنے لگا تھا۔ اور پھر وہ روتی رہی اور پڑھتی رہی۔ سلام پھیر کر اس نے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ کیوں رو رہی تھی؟ یہ نہیں جانتی تھی۔

نماز سے فارغ ہوئی تو خود بخود دل چاہا کچھ ایسا سنے جو اس کے دل کو ہلکا پھلکا کر دے۔ اسے مطمئن کر دے۔ اس کے اندر کی بے چینی کو ختم کر دے۔

وہ اپنا سمارٹ فون لے کر بیٹھ گئی۔ الگ الگ سائنٹس پر جاتی رہی مگر کوئی فائدہ نہیں۔ دل کو سکون نہیں ملا۔ دل کیا چاہ رہا تھا؟ سمجھ سے باہر تھا۔

وہ انسٹا گرام کھول کر دوسروں کی ڈالی پوسٹ پڑھنے لگی۔ اسکرین کو اوپر کرتے کرتے ایک دم ہی اس کی انگلی رک گئی۔ نگاہیں ٹھہر گئیں۔

"خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔"

القرآن، 13:48

## Posted On Kitab Nagri

وہ ایک آیت نہیں تھی۔ وہ تو ایک جواب تھا۔ اس کی بے چینیوں کا جواب۔ اس نے اس پیج پر انگلی ٹیچ کر دی۔ پیج کھلا تو اور بھی قرآن کی آیتیں نظر آئی۔ ایک پوسٹ پر لکھا تھا -

"کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے" اور انہیں آزمایا نہیں جائیگا؟ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ انہیں سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔"

القرآن، (العنکبوت) 2-3

فون ایک طرف رکھ کر وہ لیٹ گی اور چھت کو گھورتی رہی -

\*\*\*\*\*

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

آج بہت تیز بارش پڑھ رہی تھی۔ وہ عقیفہ کی ایک کال پر پکوڑے کھانے تائی امی کی طرف دوڑی چلی آئی۔ بڑی امی پکوڑے تل رہی تھیں جب کہ عقیفہ چٹنی بنا رہی تھی۔ اور وہ خد کھڑی ان دونوں کو کام کرتا دیکھ رہی تھی۔

"ارے اربا صاحبہ تشریف لائیں ہیں۔ ضرور ہمارے پکوڑوں کا صفایا کرنے کی نیت سے آئی ہو۔" غزنوی کی آواز پر بھی اس نے سر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا۔ اس کو نظر انداز کرتی ہوئی وہ ایک پلیٹ میں پکوڑے رکھنے لگی۔

"ویسے عقیفہ انسان اتنا بھی بے غیرت نہ ہو۔ اپنا بچا جاتے ہیں اور دوسروں کا پورے حق کے ساتھ آکر کھانے لگتے ہیں۔" وہ اسی پلیٹ میں کھانا شروع ہو گیا تھا جو اربا کے ہاتھ میں تھی۔

"وہ ہمارے ہیں تم امی سے دوسری پلیٹ میں نہیں لے سکتے؟" عقیفہ نے مڑ کر اسے غصے سے دیکھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیوں ان پر تم دونوں کا نام لکھا ہے؟" اس نے مسکرا کر جلانے والے انداز میں بہن کو دیکھا۔

"تم ہمارے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہو؟ ہم دونوں تو کبھی تمہیں نہیں ستاتے۔" عقیفہ نے چڑ کر کہا۔

"تو ستالیا کرو۔ کس نے روکا ہے؟" اس نے ایک پکوڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"امی۔۔۔" عقیفہ نے رونے کی سی صورت بنائی۔

"بس یہی پوز چتا ہے تم پر۔ ایسا ہی منہ بنا کر گھوما کرو۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اربا کے ہاتھ سے پلیٹ چھینی اور تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔

"ارے اس سے پلیٹ چھینو۔" عقیفہ چلائی۔ اربا کو بھی ہوش آیا۔ وہ اس کے پیچھے بھاگی اور تائی امی پیچھے سے کہتی رہ گئیں کہ وہ دوسری پلیٹ میں نکال لے۔ وہ اپنے کمرے تک ابھی پہنچ نہیں پایا تھا۔

"ہماری پلیٹ دو۔" وہ آگے آکر بولی۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ تمہاری پلیٹ؟" اس نے مذاق اڑایا تھا۔

www.kitabnagri.com

"دیکھو غزنوی مجھ سے مت الجھا کر بلا وجہ۔ کسی دن دماغ درست کر دوں گی تمہارا۔" اپنی بے ازتی پر اس کا خون کھول گیا تھا۔

"کسی دن کیوں؟ آج ہی کر دو نہ۔ اتنے دن تک میں خراب دماغ لے گھومتا رہوں گا۔" وہ تو چکنا گھڑا تھا۔ اس کی کسی بات کا اس پر کیا اثر ہونا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"بھاڑ میں جاؤ۔" ہمیشہ کی طرح اس نے ہی ہار مانی تھی ۔

"ارے کہاں جا رہی ہو؟ پہلے میرا دماغ تو درست کر دو۔" اسنے جاتی ہوئی اربا کا راستہ روکا۔

"کچھ دماغ لا علاج ہوتے ہیں۔ ہٹو۔" غصے سے کہہ کر وہ اسکے پہلو سے نکل کر چلی گئی ۔

"شفاء انہیں کو ملتی ہے جو شفاء چاہتے ہیں۔ مایوس کبھی شفاء نہیں پاسکتے۔" پیچھے سے اسنے اونچی آواز میں کہا تھا۔  
اسکے قدم لمحے بھر کور کی مگر پھر وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔

\*\*\*\*\*

غزنوی سے اسکی کوپنگ جاری تھی۔ مگر مجال ہے جو ارہانے ایک دن بھی پڑھائی میں دلچسپی دکھائی ہو۔ کبھی کبھی تو وہ کہہ دیتا۔ "یہ میری برداشت ہے جو اتنی نالائق شاگرد پر ابھی تک محنت کر رہا ہوں۔ کوئی اور ہوتا تو کب کا بھاگ چکا ہوتا۔" ایسے ہی ایک دن وہ ان دونوں کی کمپیوٹر کلاس لینے بیٹھ گیا۔

"مجھے نہیں لگتا تم دونوں کچھ خاص سیکھ رہی ہو سنیں میں۔" ارہا پر تو کوئی فرق نہیں پڑا البتہ عقیفہ کو پتنگے لگ گئے۔

"بالکل غلط لگتا ہے تمہیں۔ سب سے تیز اسٹوڈنٹ ہیں وہاں کے ہم۔" اس نے مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

"اچھا؟ چلو دیکھ لیتے ہیں۔ ذرا ایک ٹیسٹ دو۔ ابھی پتہ چل جائے گا۔"

"میں نہیں دے رہی کوئی ٹیسٹ۔" ارہا گھر جانے کے لئے اٹھنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

"بزدلوں کی یہی پہچان ہے۔ وہ ہر امتحان سے بھاگتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ناکامی کا خوف ستاتا رہتا ہے۔" اسکی بات پر اسنے پلٹ کر دیکھا۔ کچھ تھا اسکے لہجے میں -

"ٹھیک ہے ہم تیار ہیں۔" اسنے ایکدم کہا۔

"پہلے سارے ٹرمس اینڈ کنڈیشنس سن لو۔ تم دونوں کے نمبر اگر پچاس سے کم ہوئے تو ارہا سزا کے طور پر میرے سارے کپڑوں پر پریس کرگی اور عقیفہ میرے جوتے پالش کرنے کے بعد میرے پیرد بانگی۔" اتنی کڑی سزا سنتے ہی عقیفہ کا دم نکل گیا جبکہ ارہا بس دل ہی دل میں اسے برا بھلا کہہ کر رہ گئی۔

سوال سنتے ہی دونوں کے ہاتھوں کے توتے اڑ گئے۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا؟ اب تو وہ میدان میں کود پڑی تھیں۔ پچاس تو کیا آنے تھے وہ تو تیس سے اوپر بھی نہیں آپائیں۔

"چلو بھی جٹ جاؤ کام میں۔" وہ مزے سے کاؤنچ پر پھیلا ہوا تھا۔ ان دونوں کی کاپی چیک کر کے اٹھتے ہوئے خوشدلی سے بولا۔

"اپنی بہن سے جو چاہے کراؤ میں تمہاری نوکر نہیں ہوں۔" ارہا نے بھٹنا کر کہا اور پیر پٹختی ہوئی چلی گئی۔

"تمہارے پیردبانے سے بہتر ہے میں امی کے پیرد بالوں۔ کم سے کم وہاں جنت تو ہے۔ اپنی بیوی سے کہنا پیردبانے کو۔ ہم صرف گلابانا جانتے ہیں۔" عقیفہ نے بھی ایک پیر زمین پر مارا اور پھوپھوں پھاں کرتی چلی گئی۔

"کامچور لڑکیوں میرا اتنا قیمتی وقت ضائع کر دیا۔" اسے ان دونوں سے یہ امید نہیں تھی -

\*\*\*\*\*



## Posted On Kitab Nagri

ایک آواز ایسی بھی آتی ہے

جو صرف تمہیں بلاتی ہے

تب کوئی اور نہیں ہوتا

بس اک پل ہوتا ہے

جو صرف تمہیں جگاتا ہے

"آج کا ہمارا موضوع ہے "مایوسی"۔ کہیں نہ کہیں یہ لفظ ہر انسان کی زندگی میں اپنا کردار نبھاتا ہے۔ "فایقہ موہین کی دھیمی آواز میں وہ پوری طرح کھوئی ہوئی تھی۔ آج وہ سینٹر اکیلی ہی آئی تھی۔ واپسی پر وہ جانے کیا سوچ کر آج پھر یہاں آگئی تھی۔ شاید اپنی بے چینی دور کرنے۔

"آپ سب ہی ابلیس کے قصے سے تھوڑا بہت واقف ضرور ہوں گے۔ جب ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کی تو اس نے معافی نہیں مانگی۔ جانتی ہیں کیوں؟ کیونکہ اس نے اللہ سے امید ہی نہیں رکھی کہ وہ اسے معاف کر دیگا۔ وہ مایوس ہو گیا تھا۔ مگر جب آدم علیہ السلام اور انکی بیوی نے نافرمانی کی تو انہوں نے فوراً اللہ سے توبہ کر لی۔ کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے مایوس نہیں ہوئے۔ اور اللہ نے انہیں معاف بھی کر دیا۔ ہم سب بھی زندگی میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی چیز کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کوئی جاب چاہتا ہے، کوئی شریک حیات۔ کوئی اولاد چاہتا ہے تو کوئی اذت۔ کسی کو اچھی صحت چاہئے تو کسی کو اپنے گناہوں کی معافی۔ سب ہی کسی نہ کسی شے کی چاہت میں مبتلا ہیں۔ جب انسان کو وہ خاص شے نہیں ملتی تو وہ مایوس ہونے لگتا ہے۔ مجھے یہ نہیں مل رہا، میرے پاس وہ نہیں

## Posted On Kitab Nagri

وغیرہ وغیرہ۔ وہ اللہ سے امید ہی نہیں رکھتا۔ مایوسی اختیار کر لیتا ہے۔ اور یہی چیز اسے اس بیماری میں مبتلا کر دیتی ہے جسے ہم ڈپریشن کہتے ہیں۔ اور آپ سب جانتے ہیں کہ ڈپریشن میں انسان کیسا ہوا جاتا ہے۔ شیطان مایوسی میں مبتلا ہوا تھا۔۔ تو وہ یہی چاہتا ہے کہ انسان مایوسی میں گھر جائے۔ کیوں کہ مایوسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے۔

ایک بات یاد رکھیں اللہ ہر مسلم کی آزمائش لیتا ہے۔ وہ آزمائش کسی بھی صورت میں ہو سکتی ہے۔ اس لئے مایوس نہیں ہونا effort - کرنا ہے۔ اور اللہ سے اپنی حاجت مانگتے رہنا ہے۔ اسے بندے کا مانگنا اچھا لگتا ہے۔ ہاں! وہ جانتا ہے کہ بندے کو کیا چاہئے مگر وہ چاہتا ہے کہ بندہ اس سے مانگے۔ نبیؐ نے فرمایا۔ "اللہ سے ہر شے مانگو" وہ اپنے جو توں کا فیتہ بھی۔ اگر اللہ یہ فراہم نہیں کریگا تو یہ کبھی دستیاب نہیں ہوگا۔ "اور سب سے زیادہ اسے بندے کا معافی مانگنا پسند ہے۔ سو اس سے مانگتے رہو۔ کل میری بیٹی Tennyson نامی شاعر کی ایک لائن پڑھ رہی تھی "More things are wrought by prayer" - یانی بہت سی چیزیں دعاؤں سے بدل جاتی ہیں۔ جو کام ہمیں ناممکن لگتے ہیں وہ دعاؤں سے ممکن ہو جاتے ہیں۔

تو پھر آج سے ہم یہ ارادہ کریں گے کہ انشاء اللہ ہم اللہ سے کبھی مایوس نہیں ہوں گے۔ ہم آخری سانس تک اس سے مانگتے رہیں گے اس یقین کے ساتھ کہ وہ کسی کو کھالی نہیں لوٹاتا۔ "لیکچر مزید آدھا گھنٹہ اور چلا تھا۔ اور جس وقت لیکچر ختم ہوا اسے ایسا لگا جیسے اسکے ذہن کے سارے دروازے کھل گئے ہوں۔ آج واپسی پر وہ بہت پرسکون اور پر امید تھی۔ "مایوسی کفر کی طرف لے جاتی ہے۔" اسکے ذہن میں یہ الفاظ باز گشت کر رہے تھے۔

\*\*\*\*\*

اک عمر، ایسی بھی ملتی ہے

## Posted On Kitab Nagri

جو صرف تمہارے لئے کھتی ہے

تب کوئی اور نہیں ہوتا

بس اک جیون ہتا ہے

جو صرف تمہاری بھینٹ چڑجاتا ہے

وہ حیران تھا۔ ایک ہفتے میں ہی ارہانے پڑھائی میں اچھی خاصی ترقی کر لی تھی ۔

"خیریت؟ ایسا کونسا معجزہ ہو گیا ہے جو تم اتنی بدلی بدلی نظر آرہی ہو؟ آئی مین انسان کی بچی لگ رہی ہو؟" اس دن پڑھائی کے درمیان اسنے پوچھ ہی لیا ۔

"کیوں کیا پہلے میرے سر پر سینگ تھے؟" اسنے چڑ کر پوچھا۔ (یہ دنیا کسی حال میں خوش نہیں رہنے دیتی)

"چلو اچھی بات ہے۔" اسکا موڈ خراب ہوتے دیکھ اسنے جلدی سے کہا ۔

شام کو ہی عقیفہ نے آکر اسے خبر دی۔

"تمہیں پتہ ہے غزنوی نے اپنے لئے لڑکی پسند کر رکھی ہے۔ رات وہ امی سے بات کر رہا تھا اسکا رشتہ مانگنے کی۔

"(چلو اچھی بات ہے۔ اپنی بیوی میں الجھکر میرا پیچھا تو چھوڑیگا) اسنے شکر کا سانس لیا۔ اور ادھر عقیفہ کہہ رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"کتنی خواہش تھی میری تمہیں اپنی بھابھی بنانے کی! جس طرح وہ تمہاری پرواہ کرتا رہا ہے میں تو سمجھی تھی وہ تمہیں پسند کرتا ہے۔"

"میری پرواہ؟" ارہانے مذاق اڑانے والے انداز میں پوچھا۔

"اور نہیں تو کیا۔ تمہیں یاد ہے کچھ دن پہلے میں تمہیں ایک سینٹر لے کر گئی تھی؟ وہاں کاپتہ مجھے غزنوی نے ہی دیا تھا۔ اسی نے کہا کہ میں تمہیں کسی بھی طرح وہاں لے جاؤں۔"

"کیوں؟" اسے جھٹکا سا لگا تھا۔

"وہ۔۔۔ تم ہر وقت مایوسی کی باتیں کرتی رہتی تھیں اس لئے۔ اور پتہ ہے جب بھی ہمارے گھر تمہاری پسند کا کچھ بنتا تھا تو وہی مجھ سے کال کروا تا تھا کہ ارہا کو بلا لو وہ بہت شوق سے کھتی ہے یہ چیز۔ میں مارکیٹ جاتی تو کہتا ایک ارہا کے لئے بھی لے لو اسے اچھا لگے گا۔ تمہارا ایڈمیشن بھی اسی نے کرایا تھا چچا جان سے کہہ کر۔ مگر اس نے انہیں منع کر دیا تھا اسکا نام لینے سے۔ تمہیں کو چنگ پڑھانے کی پیشکش بھی اسی نے کی تھی۔" وہ ایک ایک کر کے اس پر انکشاف کرتی جا رہی تھی جبکہ ارہا گم سم کھڑی سن رہی تھی۔ جسے وہ آج تک اپنا دشمن گردانتی آئی تھی وہی اسکا سب سے بڑا خیر خواہ نکلا۔ اس سے بڑی خیر خواہی اسکے لئے اور کیا ہو سکتی تھی کہ اس نے اسکو فائقہ موہین تک پہنچایا۔

اسکے اس احسان کے بدلے اسے کیا کرنا چاہئے؟ ہاں وہ کچھ پکا کر لے جائے گی ساتھ ہی اسے مبارکباد بھی دے دیگی۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ کچن میں گھس گئی۔ امی نے بہت منع کیا کہ وہ کام نہ کرے مگر اب وہ سارے کام کرنے لگی تھی۔ کھیر بنا کر اسنے ایک باؤل میں نکالی اور اسے ایک ٹرے میں رکھ کر اوپر سے دوسری ٹرے سے ڈھک دیا۔

"امی میں تائی امی کی طرف کھیر دینے جارہی ہوں۔" اسکے اعلان پر امی نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔ کیونکہ وہ پہلی بار خود سے کچھ بنا کر ادھر لے کر جارہی تھی۔

"تائی امی غزنوی کہاں ہے؟" اسنے کچن میں جھانک کر پوچھا۔

"جی فرمائے میں یہاں ہوں۔" جواب پیچھے سے ملا۔ وہ ایک دم پلٹی۔

"ارے یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟" اسنے خوش گوار حیرت سے پوچھا۔

"وہ میں تمہارے لئے کھیر لائی ہوں۔"

"خدا خیر کرے۔ کہیں اس میں جمال گھوٹا تو نہیں ملا لائے۔ زندگی میں پہلی بار کوئی اپنی مرضی سے کچھ کھلائے تو شک ہوتا ہے۔" اسکا بگڑتا موڈ دیکھ کر اسنے بات بنائی۔

www.kitabnagri.com

"اب اگر لے ہی آئی ہو تو مجھے دے بھی دو۔" اسنے کہتے کے ساتھ ہی اسکے ہاتھ سے ٹرے لے لی۔ اور وہیں کھڑے کھڑے چٹ کر گیا۔ چیچ تک دینے کی نوبت نہیں آئی۔

"ارے بیٹا تم اندر چلکر بیٹھو۔ میں نے چپس توڑے تھے۔ سوچ ہی رہی تھی کہ آج تمہیں بھیجوں گی۔ ابھی تل کر لاتی ہوں۔" تائی امی نے پیچھے سے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اماں میں نے آپ سے منع کیا تھا اسکو چسپ دینے سے پھر بھی۔" اسنے مصنوعی نارازگی سے کہا۔ اکسروہ انہیں امی کی جگہ اماں کہا کرتا تھا۔ وہ مسکراہٹ چھپا گئیں۔ جانتی تھیں وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اسے تنگ کرنے کا۔

وہ اندر برآمدے میں پڑے تخت پر جا کر بیٹھ گئی۔ غزنوی بھی وہیں آگیا اور کاؤنچ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"ویسے یہ کھیر کس خوشی میں تھی۔" اسنے سامنے رکھی میز پر سے اپنا فون اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں شادی کی مبارکباد دینے آئی تو کھالی ہاتھ آنا اچھا نہیں لگا۔" اسکے جواب پر وہ لمحے بھر کو چوںک گیا تھا۔

"اچھا۔ تمہیں کس نے خبر دے دی؟"

"عفیفہ آئی تھی کل اسی نے بتایا۔"

"اور اسے کس نے بتادیا؟ اس دفعہ ارہا کو لگا اس سے سنگین غلطی ہوئی ہے۔"

"اسنے تم لوگوں کی باتیں سن لی تھیں۔" اب جھوٹ بولنے کا کیا فائدہ۔

"تم سناؤ کب کر رہی ہو شادی؟" اس کے سوال پر وہ کچھ دیر خاموش رہی۔

"پتہ نہیں۔"

"شکر ہے!"

"شکر کس بات کا؟" اس نے حیران ہو کر پوچھا۔



## Posted On Kitab Nagri

"اس بار تم نے یہ نہیں کہا" کبھی نہیں "اسکا مطلب ارادہ ہے۔" اس نے خوشدلی سے کہا۔

"ہوں سوچ رہی ہوں آج ہی امی کو ہاں کر دوں۔"

"کس بات کے لئے؟"

"اپا کے دیور کے لئے۔ امی ابو میرے لئے جو ٹھیک سمجھیں فیصلہ لے سکتے ہیں۔"

"یعنی تمہیں انکا ہر فیصلہ منظور ہوگا؟"

"ہمم۔۔۔ عقیفہ کہاں ہے؟" اس نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بھابھی کے ساتھ مارکیٹ گئی ہے۔ بیٹھو تم۔۔۔ آتی ہی ہو گی۔"

"نہیں میں جارہی ہوں۔" وہ کہہ کر جانے لگی کہ غزنوی نے پیچھے سے پکارا۔

"سنو یہ پرچہ لے جاؤ۔ اس پر اس لڑکی کا نام لکھا ہے جس سے میری شادی ہونے والی ہے۔ اسے گھر جا کر پڑھنا۔"

اسنے ایک فولڈ کیا ہوا کا گزاسکی طرف بڑایا۔  
www.kitabnagri.com

"میں کیا کروں گی جان کر۔" اسنے کہتے ہوئے پرچہ لے لیا۔

گھر آکر اسنے پرچہ کھولا تو اندر لکھی تحریر کو پڑھ کر اسکا دماغ گھوم گیا۔

"یہ کیسا نام ہوا بھلا؟ میری پہلی محبت۔۔۔ کیا میں اسے جانتی ہوں؟ حد ہے۔۔۔ میری بلا سے جو بھی ہو۔" اسنے

کا گز کا ٹکڑا پرزے پرزے کر کے ڈسٹبن میں ڈال دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

اصل جھٹکا تو اسے اگلے دن لگاجب تائی امی نے آکر اسے انگوٹھی پہنائی۔ وہ شکڑ سی ایک ایک کودیکھ رہی تھی۔ رات ہی تو اسنے امی سے کہا تھا کہ وہ اسکے لئے جو بہتر سمجھیں فیصلہ لے سکتی ہیں اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ عقیفہ بہت خوش تھی کہ اسکی دلی مراد پوری ہو رہی تھی۔ ساتھ ہی اگلے مہینے کی شادی کی تاریخ بھی طے ہو گئی۔

"تو کیا میں اسکی پہلی محبت ہوں؟" ایک دم ہی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

"ایم پی ایم۔۔۔۔"

\*\*\*\*\*



زندگی حقیقت ہے

زندگی عزم ہے

اور نہیں ہے قبر

اس کی منزل مقصود

تم مٹی کے ہو

مٹی میں مل جانے کے لیے

کہا نہیں گیا یہ قول

روح کے لیے

## Posted On Kitab Nagri

نہ تو خوشیاں

اور نہ ہی رنج

ہیں ہمارا مقصود اختتام

بلکہ عمل کرنا ہر کل میں

اور خود کو پانا

آج سے آگے

(نظم- زندگی کا مذہبی گیت، شاعر- ایچ ڈبلاؤ انگ فیلو)

وہ جائے نماز سمیٹ کر آ کر دیوار سے لگی چھوٹی سی رائٹنگ ٹیبل کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ایک نگاہ ٹیبل پر رکھی رسٹ واپس پڑالی جہاں فجر کا وقت شروع ہونے میں ابھی دس منٹ باقی تھے۔ اس نے اپنی نوٹ بک کھولی اور کچھ لکھنے لگی۔ سامنے چند کتابیں بھی کھلی ہوئی تھیں۔ ہلکی سی آہٹ پر گردن گھما کر دیکھا۔ وہ بھی جاگ گیا تھا۔ اب اٹھ کر واشرووم میں جا رہا تھا۔ وہ دوبارہ لکھنے میں مصروف ہو گئی۔ یہ اس کی روزانہ کی روٹین کا حصہ بن گیا تھا۔ تہجد کی نماز کے بعد جو وقت فجر کی نماز میں بچتا تھا اس میں وہ اپنے نوٹس تیار کرتی تھی۔ اس کا پی ایچ ڈی کا دوسرا سال تھا۔

شادی کے ایک سال بعد ہی اللہ نے اسے دو جڑواں بچوں سے نوازا تھا۔ عبیر اور حمزہ۔ وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم لگتا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اور غزنوی جیسا خیال رکھنے والا ہمیشہ سپورٹ کرنے والا اور اس کے ہر کام میں ہاتھ بٹانے والا شوہر اللہ کا تحفہ ہی تو تھا۔ دو پیارے صحت مند اور خوبصورت بچے نعمت ہی تو تھے۔

کھٹکے کی آواز پر اس نے دوبارہ پلٹ کر دیکھا۔ غزنوی اپنے کرتے کی فولڈ کی ہوئی آستین کھولتا ہوا اسی کی طرف آ رہا تھا۔ وضو کے پانی کے قطرے اس کے چہرے اور ہاتھوں سے ٹپک رہے تھے۔

اسی پل مسجد میں فجر کی اذان ہونے لگی۔ موزن مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لیے اعلان کر رہا تھا۔

"آؤ نماز کے لیے

آؤ نماز کے لئے

آؤ کامیابی کے لیے

آؤ کامیابی کے لئے

نماز نیند سے بہتر ہے

نماز نیں مد سے بہتر ہے۔۔۔"

(ختم شد)



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)